عورت کا مخصوص ایّام میں ناخن کاٹنا کیسا؟

مجیب: عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: 44

تاریخ اجراء: 03 ربیع الثانی 1438ھ/02 جنوری 2016ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت حیض و نفاس کی حالت میں ناخن کاٹ سکتی ہے یا نہیں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کی وضاحت فرمادیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اگر عورت حیض اور نفاس سے پاک ہوگئی اور ابھی تک غسل نہیں کیا تو اس حالت میں اس کے لیے ناخن کاٹنا مکروہ ہے کہ یہ حیض و نفاس سے پاک ہونے کے وقت حدث والی ہوئی ہے، اور اس پر اس وقت غسل فرض ہوا ہے، اب اس حالت میں وہ جنبی کی طرح ہے، جیسے جنبی کے لیے حالت جنابت میں ناخن کاٹنا مکروہ ہے اس کے لیے بھی مکروہ ہے، اور اگر وہ حیض و نفاس سے پاک نہیں ہوئی تو اس حالت میں ناخن کاٹ سکتی ہے کیونکہ ابھی تک یہ حدث والی نہیں ہے اور اس پر غسل فرض نہیں ہے، اس حالت میں وہ پاک آدمی کی طرح ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: عورت حیض کی وجہ سے اس وقت حدث والی ہوگی جب حیض منقطع ہوجائے اس سے پہلے نہ اسے حدث ہے نہ حکم غسل۔ (فتاوی رضویه، جلد 3، ص 254، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

سیدی اعلیٰ حضرت ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: ''عورت ابھی حیض یا نفاس میں ہے خون منقطع نہ ہوا اس حالت میں اگر اس کا ہاتھ یا کوئی عضو پانی میں پڑ جائے مستعمل نہ ہوگا کہ ہنوز اس پر غسل کا حکم نہیں، والمسألة فی الخانیة و الخلاصة والبحر وغیرھا۔'' (فتاوی رضویه، جلد 2، ص 117، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

اس عبارت کے تحت فتاوی رضویہ کے حاشیہ میں فائدہ میں ہے: ''حیض یا نفاس والی کا ابھی خون منقطع نہ ہوا تو وہ مثل طاہر ہے کہ ہنوز اس پر حکم غسل نہیں اگر ٹھنڈک لینے کو کنویں میں گھسے پانی مستعمل نہ ہوگا بخلاف بعد انقطاع کہ

اب اس پر حکم غسل متوجہ ہے تو اگر بے ضرورت کنویں میں جائے گی پانی مستعمل ہو جائے گا۔" (فتاوی رضویہ، جلد4، ص638، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

سیدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: " وفیہ (البحر): وکذا الحائض والنفساء بعد الإنقطاع أما قبل الإنقطاع فھما کالطاھر إذا انغمس للتبرد لا یصیر الماء مستعملا کذا فی فتاوی قاضیخان و الخلاصۃ اھ۔ اور بحر میں ہے: اور یہی حکم حائض ونفاس والی کا ہے جس کا خون منقطع ہو چکا ہو، اور انقطاع خون سے قبل تو وہ دونوں اس پاک شخص کی طرح ہیں جس نے ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے غوطہ لگایا تو پانی مستعمل نہیں ہو گا، فتاوی قاضی خان اور خلاصہ میں یہی ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد2، ص130، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

غسل فرض ہونے کی حالت میں جو حکم ناخن کاٹنے کا ہے وہی حکم بال کاٹنے یا اپنے فعل سے توڑنے کا بھی ہے، توام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک مشہور روایت ہے جو کہ صحاح ستہ اور حدیث کی مشہور تمام کتب میں موجود ہے، اس میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حیض کی حالت میں حج کے احرام کے لیے سر میں کنگھی کرنے کا حکم فرمایا، اب اس روایت سے بھی سمجھ میں آتا ہے کہ حیض کی حالت میں بال توڑنا منع نہیں ہے، کیونکہ عورتیں جب کنگھی کرتی ہیں تو ان کے بال ٹوٹنا بدیہی بات ہے، توجب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ کو کنگھی کا حکم ارشاد فرما رہے ہیں تو اس کے ضمن میں حیض کی حالت میں بال ٹوٹنے کی اجازت بھی مستفاد ہوتی ہے، توجو حکم بال ٹوٹنے کا ہے وہی ناخنوں کا بھی ہے۔

چنانچہ بخاری شریف میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: "قالت: خرجنا موافین لھلال ذي الحجۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من أحب أن یھل بعمرۃ فلیھل فإني لولا أني أھدیت لأھللت بعمرۃ، فأھل بعضھم بعمرۃ وأھل بعضھم بحج وکنت أنا ممن أھل بعمرۃ فأدرکني یوم عرفۃ وأنا حائض فشکوت إلی النبي صلی اللہ علیہ وسلم فقال: دعي عمرتك وانقضي رأسك وامتشطي وأھلي بحج، ففعلت حتی إذا کان لیلۃ الحصبۃ أرسل معي أخي عبد الرحمن بن أبي بکر فخرجت إلی التنعیم فأھللت بعمرۃ مکان عمرتي" ترجمہ: آپ فرماتی ہیں: ہم ذوالحج کا چاند نکلنے کے قریب قریب حج کے لیے نکلے، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہتا ہے وہ عمرے کا باندھ لے اگر میں نے ہدی نہ بھیجی ہوتی تو میں بھی عمرہ کا احرام باندھتا، تو بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا احرام باندھا، اور میں نے عمرہ کا احرام باندھ لیا تو عرفہ کا دن آگیا لیکن میں حیض کی حالت میں تھی، تو میں نے نبی

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی تو آپ نے فرمایا: تم عمرہ چھوڑ دو، اپنا سر کھول دو اور کنگھی کر لو اور اب حج کا احرام باندھ لو، تو میں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ جب حصبہ یعنی محصب کی رات آئی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے ساتھ حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا، میں تنعیم کے مقام پر آئی اور اپنے عمرے کی قضاء کے لیے دوسرے عمرے کا احرام باندھا۔ (بخاری شریف، جلد 1، ص 46، 45، مطبوعہ کراچی)

اس حدیث مبارکہ کے تحت ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الهادی فرماتے ہیں: "قال ابن الملک رحمہ اللہ: أی أمرنی أن أخرج من إحرام العمرة و أترکها بإستباحة المحظورات من التمشیط و غیرہ لعدم القدرة علی الإتیان بأفعالها بسبب الحیض۔ و قال الطیبی رحمہ اللہ: أی أمرنی أن أخرج من إحرام العمرة و استبیح محظورات الإحرام و أحرم بعد ذٰلک بالحج فإذا فرغت منه أحرم بالعمرة أی قضاء و هٰذا ظاهر" ابن الملک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یعنی مجھے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں عمرہ کے احرام سے نکل جاؤں اور اس کو احرام کے ممنوعات میں سے کسی پر عمل کر کے مثلاً کنگھی وغیرہ کے ساتھ کھول دوں، کیونکہ حیض کی وجہ سے اس کے افعال کو پورا کرنے کی قدرت نہیں تھی۔ اور طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں عمرہ کے احرام سے نکل جاؤں اور احرام کے ممنوعات میں سے کسی کے ساتھ اس کو کھول دوں، اور اس کے بعد حج کا احرام باندھ لوں، اور جب میں اس سے فارغ ہو جاؤں تو عمرہ کا احرام باندھ لوں یعنی جو پہلے عمرہ چھوڑ دیا اس کی قضاء کر لوں، اور یہ ظاہر ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 5، ص 478، مطبوعہ کوئٹہ)

عورت جب حیض و نفاس سے پاک ہو جائے اور ابھی تک غسل نہ کیا ہو تو وہ اس حالت میں حدث والی ہے اور جنبی کی طرح ہے اس کے لیے اس حالت میں ناخن کاٹنا مکروہ ہے، چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے: "حلق الشعر حالة الجنابة مکروہ و کذا قص الأظافیر کذا فی الغرائب" جنابت کی حالت میں بالوں کو کاٹنا مکروہ ہے اور اسی طرح ناخنوں کا کاٹنا بھی مکروہ ہے، غرائب میں اسی طرح ہے۔ (فتاوی عالمگیری، جلد 5، ص 438، مطبوعہ کراچی)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جنابت کی حالت میں نہ بال مونڈائے اور نہ ناخن ترشوائے کہ یہ مکروہ ہے۔ (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، ص 585، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم